السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو بے نماز مرا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے آباؤاجداد مسلمان تھے ؟ اس کے غسل ، کفن دفن ، نماز جنازہ اور اس کے لیے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعا مکلف اور شرعی احکام سے آگاہ ہونے کے باوجود ایک شخص تارک نماز ہو کر مرا ہو تو ایسا شخص کافر ہے ۔ اسے غسل دیا جائے نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے ۔ اس کے مسلمان عزیز واقارب اس کے وارث نہیں بن سکتے ، بلکہ علماء کے ایک صحیح قول کی رو سے اس کا مال مسلمانوں کا مال نہیں ۔ اس کی دلیل صحیح مسلم میں موجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

''ایک مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان ترک صلوۃ حد فاصل ہے ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فرمان جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جسے امام احمد رحمة اللہ علیہ اور اہل السنن رحمة اللہ علیھم نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے وہ یوں ہے :

(العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ) (سنن ترمذی رقم 2623 ، سنن نسائی ، سنن ابن ماجہ رقم 1079 ، مسند احمد 5 346 ، مستدرک الحاکم 1 7 ، سنن دارمی ، السنن الکبری للبیہقی 3 366 ، مصنف ابن ابی شیبۃ 11 34 ، و صحیح ابن حبان رقم 1454)

''ہمارے اور غیر مسلموں کے درمیان نماز کا ہی تو عہد ہے ، جس نے نماز کو ترک کیا اس نے یقینا کفر کیا ۔''

جلیل القدر تابعی عبداللہ بن شقیق العقیلی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(کان اَصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا ترکہ کفرا اِلَّا الصَّلَاة)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نماز کے علاوہ کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے ۔''

اس مفہوم کی احادیث و آثار بکثرت موجود ہیں ۔

یہ حکم اس شخص کا ہے جو نماز کو سستی و کاہلی کی وجہ سے چھوڑتا ہو ۔ جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو تو تمام اہل علم کے نزدیک ایسا شخص کافر اور مرتد ہے ۔ ہم اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائے ۔ انہیں صراط مستقیم پر گامزن فرمائے کہ وہ سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ شیخ ابن باز ۔ ۔ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

طہارت ، صفحہ :103

محدث فتویٰ